مسلمان ہم آہنگی و یکجہتی کے ساتھ پریم سے رہتے تھے، ایک واضح تصویر ابھر کر سامنے آتی ہے کتاب کے آخر میں چار ضمیمے ہیں جو تاریخ کے طلبا کے لئے نہایت مفید اور ضروری ہیں، پہلا ضمیمہ ان منصب داروں کے ناموں کی فہرست پر مشتمل ہے جو نظام الملک کے حامی تھے، دوسرے ضمیمہ میں ان منصب داروں کے نام ہیں جو سادات بارہ کے مخالف تھے تیسرے ضمیمہ میں سادات بارہ اور ان کے طرفداروں کے مناصب مع ان کی تنخواہوں اور پوزیشن کے مندرج ہیں، چوتھا ضمیمہ مآخذ کی ایک نہایت طویل فہرست پر مشتمل ہے اس میں فارسی کی مطبوعہ کتابیں اور مخطوطات، انگریزی، اردو اور مرہٹی زبان میں کتابیں سارے سرکاری [illegible] دستاویزات اور رپورٹیں سب ہی شامل ہیں، غرضکہ یہ کتاب اپنے موضوع پر نہایت جامع، مکمل اور اعلیٰ درجہ کی محققانہ کتاب ہے اور اس نے موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔

کرناٹک میں عربی اور فارسی ادب از مولانا محمد یوسف کوکن، تقطیع کلاں، ضخامت ۶۰۰ صفحات، ٹائپ جلی سن ۱۷۱۰ء تا سنہ ۱۹۶۰ء (انگریزی) اور روشن، کاغذ اعلیٰ، قیمت مجلد ۸۰/-، پتہ:- حفیظہ ہاؤس نمبر ۷ ملیاپام اسٹریٹ، مدراس - ۱۴۔

افضل العلماء مولانا محمد یوسف کوکن سابق صدر شعبۂ عربی فارسی و اردو مدراس یونیورسٹی اپنی کثیر تصنیفات و تالیفات کے باعث برصغیر کے علمی اور ادبی حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں انھوں نے مختلف موضوعات پر لکھا ہے، لیکن ان کا خاص میدان جس میں اب تک وہ یکہ و تنہا ہیں، جنوبی ہند اور خصوصاً ارکاٹ کے نوابوں اور علماء و فضلاء کے علمی اور ادبی کارنامے جو گوشۂ گمنامی میں پڑے ہوئے تھے ان کو بڑی محنت اور عرق ریزی سے مرتب کر کے اجاگر کرنا ہے، اسی سلسلہ کی یہ زیر تبصرہ کتاب ہے جس پر لائق مصنف کو مدراس یونیورسٹی نے ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری سنہ ۱۹۶۲ء میں دی تھی، مدراس کی تقسیم کے بعد سے تو اب کرناٹک ایک چھوٹے سے صوبہ کا نام ہے، لیکن اس سے پہلے کرناٹک کا اطلاق ایک وسیع علاقہ پر ہوتا تھا جس میں موجودہ ٹامل ناڈ، کیرالا اور سابق ریاست میسور سب شامل تھے، اس کتاب میں کم و بیش عربی اور فارسی کے ایسے سو شاعروں یا نثر نگاروں کا تذکرہ مع نمونۂ کلام اور تصنیفات و تالیفات کے ناموں کے ہے جو مقررہ مدت میں اس وسیع علاقہ میں پیدا ہوئے کرناٹک پر پہلے نوائط خاندان حکمراں تھا، بعد میں اقتدار دوسرے نوابوں کی طرف منتقل ہو گیا۔ سنہ ۱۸۰۱ء میں نوابی ختم ہوئی اور برطانوی راج قائم ہوا۔ سنہ ۱۹۴۷ء میں یہ دور بھی ختم ہوا اور ملک